Affiliate Marketing اور Brand Sponsorship کے ذریعے کمیشن لینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

یوٹیوب سے مونوٹائزیشن کے علاوہ پیسے کمانے کے کچھ طریقے، نیچے بیان کردیے گئے ہیں ان کے حوالے سے شرعی رہنمائی فرمادیں کہ ان میں سے کون سا طریقہ حلال اور کون سا حرام ہے ؟ :

1-پہلا طریقہ

Brand sponsorship

اس میں ہوتا یہ ہے کہ لوگ اپنی کمپنی یا اپنی کسی برانڈ کو پروموٹ کرنے کے لیے کچھ یوٹیوبرز کو پیسے دیتے ہیں کہ ہماری یہ برانڈ اپنی ویڈیو میں چلاؤ تاکہ ہماری سیل بڑھ سکے اور اس میں یوٹیوبرز کو کمیشن دیا جاتا ہے۔

2-دوسرا طریقہ

Affiliate marketing

اس طریقہ میں ایمازون یا کوئی ایسی ویب سائٹ، جس سے لوگ چیزیں خریدتے ہیں، ان کی پروڈکٹ کا لنک اپنی ویڈیوز میں دیا جاتا ہے اور جو لوگ لنک کے ذریعے چیزوں کو خریدتے ہیں تو ان میں سے یوٹیوبر کو کمیشن ملتا ہے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس کے لیے شرعی حدود وقیود کا لحاظ رکھا جائے تو دونوں صورتوں میں کمیشن حاصل کرنا جائز ہوگا، مثلا :

(1)جس برانڈ یا پروڈکٹ وغیرہ کی تشہیر کی جارہی ہے، وہ شرعا جائز و حلال ہو۔

(2)تشہیر کا طریقہ کار شرعی اصولوں کے مطابق ہو یعنی اشتہار میں بے پردگی اور بے حیائی والی تصویر نہ ہو، ساتھ میوزک وغیرہ نہ ہو اور جس ویڈیو پر تشہیر ہورہی ہے وہ ویڈیو بھی ناجائز معاملات سے پاک ہو۔

(3)برانڈ اور پروڈکٹ وغیرہ کی تعریف میں جھوٹ اور دھوکہ دہی وغیرہ نہ ہو۔

(4)اس طرح کے کام پر جتنی مقدار کمیشن لینے دینے کا وہاں پر رواج ہو، اس سے زیادہ کمیشن مقرر نہ کیا جائے۔

اگراس طرح تمام شرعی حدود وقیود کی پاسداری کرتے ہوئے یہ معاملات کیے جائیں تو کمیشن لینا، دینا جائز ہوگا، وجہ یہ ہے کہ کسی کی چیز بکوانے میں محنت کرنے پر کمیشن لینا شرعا جائز ہے اور محنت جس طرح فیزیکلی طریقے سے تشہیر وغیرہ کرنے میں ہوتی ہے، اسی طرح یوٹیوب، فیس بک، واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے تشہیر وغیرہ کرنے میں بھی ہوتی ہے، لہذا فیزیکلی صورت کی طرح اس صورت میں بھی محنت کرکے کمیشن حاصل کرنا، جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے

"قال فی البزازیة: إجارة السمسار والمنادی والحمامی والصکاک وما لا یقدر فیه الوقت ولا العمل تجوز لما کان للناس به حاجة"

ترجمہ: بزازیہ میں فرمایا: دلال، منادی، حمامی، دستاویز لکھنے والے کا اجارہ اور ہر اس چیز کا اجارہ جس میں نہ وقت مقرر ہوتا ہے اور نہ عمل مقرر ہوتا ہے، یہ سب لوگوں کی حاجت کی وجہ سے جائز ہیں۔ (ردالمحتار، باب اجارہ فاسدہ، ج06، ص47، دارالفکر، بیروت)

دلال کے عقد کے حوالے سے محیط برہانی میں واقعات الناطفی اور ردالمحتار میں تاتارخانیہ کے حوالے سے ہے

واللفظ للثانی "وفی الدلال والسمسار یجب أجر المثل، وما تواضعوا علیه أن فی کل عشرة دنانیر کذا فذاک حرام علیهم وفی الحاوی سئل محمد بن سلمة عن أجرة السمسار فقال أرجو أنه لا بأس به وإن کان فی الأصل فاسدا لکثرة التعامل وکثیر من هذا غیر جائز، فجوزوه لحاجة الناس إلیه کدخول الحمام"

ترجمہ: دلال کے اجارے میں اجرت مثل واجب ہے۔ اور لوگوں کا اس طرح طے کرنا کہ ہر دس دینار میں اتنے درہم دیئے جائیں گے تو یہ حرام ہے۔ امام محمد بن سلمہ سے دلال کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ کثرت تعامل کی وجہ سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ اصل کے اعتبار یہ اجارہ فاسد ہے اور اس میں بہت ساری صورتیں ناجائز تھی لیکن لوگوں کی حاجت کی وجہ سے علماء نے اسے جائز قرار دیا جس طرح کہ حمام میں داخل ہونا۔ (ردالمحتار، باب الاجارۃ الفاسدۃ، ج6، ص63، دارالفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "اور اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔" (فتاوی رضویہ، ج19، ص453، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4342

تاریخ اجراء: 16ربیع الثانی1447ھ/10اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net